احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

# روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfaz1 .com

ہفتہ 17 جولائی 2004ء 28 جمادی الاول 1425 ہجری - 17 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 158



## علم وعرفان کے وارث

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دینار اور درہم ورثہ میں نہیں چھوڑتے ان کا ورثہ علم وعرفان ہے جس نے اسے حاصل کیا وہ بہت بڑا حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فی فضل الفقہ حدیث نمبر 2606)

8

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا

## جلسہ سالانہ کینیڈا سے خطابات، اجتماعی و فیملی ملاقاتیں اور نکاحوں کا اعلان

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

### 3 جولائی 2004ء بروز ہفتہ

حضور انور نے پونے پانچ بجے نماز فجر بیت ...... ٹورانٹو میں پڑھائی۔

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا دوسرا دن تھا۔ دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ (احمدیہ پیس ویلج) سے مقام جلسہ (انٹرنیشنل سنٹر) کے لئے روانہ ہوئے۔

بارہ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ میں لجنہ کے ہال میں تشریف لائے۔ خواتین نے پر جوش نعروں اور نغمات سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام "ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں" اور اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے یونیورسٹی اور سکول کے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والی بچیوں کے نام پڑھ کر سنائے جن میں ازراہ شفقت واحسان پیارے آقا نے میڈل اور اسناد تقسیم کیں۔

اس کے بعد حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ احزاب کی آیت 36 کی تلاوت فرمائی۔ حضور انور نے تربیتی امور پر خواتین کو بہت ہی زریں ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے فرمایا: احمدی عورت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ نے اسے مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے سامنے جو خواتین بیٹھی ہیں ان میں سے بہت بڑی تعداد کو اللہ تعالیٰ نے احمدی گھرانوں میں پیدا فرمایا اور بہت بڑے ابتلاء سے بچالیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں ایسی عورتیں بھی بیٹھی ہیں جنہوں نے خود مسیح موعود کو پہچانا اور قبول کیا۔ اور اپنے گھر سے اور ماحول سے ٹکر لے کر زمانے کے امام کو قبول کیا۔ پس آپ سب پر جو پیدائشی احمدی ہیں یا خود بیعت کر کے احمدی ہوئی ہیں۔ احمدیت سے وابستگی کی وجہ سے ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اس عہد کی وجہ سے جو آپ نے زمانے کے امام سے کیا ہے آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔

حضور انور نے خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو ان پر بچوں کی تربیت کے حوالے سے عائد ہوتی ہیں۔ حضور انور نے خواتین کو صاف اور کھری بات کرنے، خاندان کے وقار وعزت کا خیال رکھنے، سچی گواہی دینے اور اپنے اندر عاجزی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور انور نے قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں پردہ کی لطیف تشریح بھی فرمائی۔ حضور انور نے سورۃ احزاب کی آیت 36 میں بیان ہونے والے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی خصوصیات پر روشنی ڈالی اور احمدی عورتوں پر کھول کر اس حوالے سے عائد ہونے والے معیار اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے لباس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں خواتین کو نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے خواتین کو جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے اور اس سے پوری طرح مستفید ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی بیش قیمت نصائح اور خطاب کے اختتام پر ایک خاتون نے حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ سے کچھ اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔ پھر دعا کے بعد حضور انور مردوں کے ہال میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

چار بجے سہ پہر جلسہ سالانہ کے اجلاس سوم کی کارروائی شروع ہوئی جو ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔ رات نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور نے بیت ...... ٹورانٹو میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد امیر صاحب کینیڈا نے 7 نکاحوں کا اعلان کیا جن میں سے بعض کا تعلق امریکہ سے تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

### 4 جولائی 2004ء بروز اتوار

حضور انور نے پونے پانچ بجے نماز فجر بیت ...... ٹورانٹو میں پڑھائی۔

صبح ہی سے احباب وخواتین انٹرنیشنل سنٹر میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جہاں آج تاریخی اٹھائیسویں جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔

ساڑھے دس بجے جلسہ سالانہ کینیڈا کا آخری سیشن شروع ہوا۔ اس اجلاس میں حسب روایت بہت سے معزز مہمانان گرامی نے شرکت کی۔ ان شرکت کرنے والوں میں Judy Sgro وزیر سٹیزن شپ وامیگریشن، Irwin Cotler وفاقی وزیر انصاف واٹارنی جنرل، Joseph Volpe منسٹر آف ہیومن ریسورسس، Jean Augustine وزیر ملٹی کلچرازم، Maria Minna سابق وزیر انٹرنیشنل کارپوریشن وممبر پارلیمنٹ Art Eggleton سابق وزیر دفاع

﴿باقی صفحہ 2 پر﴾

## معلومات وریکارڈ درکار ہے

دفتر طاہر فاؤنڈیشن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے متعلقہ ریکارڈ کو محفوظ کر رہا ہے اور مختلف ذرائع سے احباب کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ اس کے لئے ہماری ویب سائٹ

www.tahirfoundation.org

ملاحظہ فرمائیں۔ اگر کوئی ادارہ یا ذاتی طور پر کوئی دوست، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے متعلقہ کوئی تحریری، آڈیو، ویڈیو، CD یا کمپیوٹر پر کسی قسم کا کام کر رہے ہیں تو براہ کرم دفتر طاہر فاؤنڈیشن کو مطلع فرمائیں نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تصاویر بھی درج ذیل ایڈریس پر بغرض ریکارڈ ارسال کریں۔

فون اور فیکس: 04524-213238

ای میل: Secretary@tahirfoundation.org

info@tahirfoundation.org

(سیکرٹری طاہر فاؤنڈیشن)

## داخلہ معلمین کلاس وقف جدید

امسال معلمین وقف جدید کی کلاس ستمبر سے جاری ہو رہی ہے۔ جو نوجوان خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہیں اور بطور معلم وقف جدید اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں ان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو ارسال فرماویں۔

1۔نام 2۔ولدیت 3۔سکونت 4۔تاریخ بیعت

شرائط داخلہ درج ذیل ہیں:۔

1۔تعلیم کم از کم میٹرک C گریڈ ہو۔

2۔عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔

3۔قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ جانتے ہوں۔

4۔بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ہو۔

داخلہ کیلئے تحریری امتحان اور انٹرویو کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے۔

☆ابتدائی پرچہ 17 راگست 2004ء بوقت 8:00 بجے صبح ہوگا۔

☆انٹرویو 19/18 راگست 2004ء بوقت 9:00 بجے صبح ہوگا۔

☆نئی کلاس یکم ستمبر سے شروع ہوگی۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

کیلگری سے آئے ہوئے ممبر پارلیمنٹ۔ پہلے پاکستانی نژاد ممبر پارلیمنٹ واجد خان، وان کے حلقہ کے ممبر پارلیمنٹ Maurizio Bevilaqua، گربکش سنگھ ملہی، جم کیری جیانس، Roy Cullen ممبر پارلیمنٹ Navdeep Bians ممبر پارلیمنٹ، Pat O Brain ممبر پارلیمنٹ، ڈاکٹر روبی ڈھلا ممبر پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلی کے ممبران: ہریندر تکر وزیر ٹرانسپورٹ انٹاریو، Greg Sorbara وزیر خزانہ انٹاریو، ڈاکٹر شفیق قادری، ڈاکٹر کلدیپ کلار، حیزل مکلین میئر آف مسی ساگا، مائیکل ڈی بیاسے میئر آف وان، خالد عثمان کونسلر سٹی آف مارکھم کے علاوہ ایک کثیر تعداد میں سیاستدانوں، مختلف ممالک بشمول انڈیا، شام، جرمنی، انڈونیشیا اور دیگر ممالک کے قونصل جنرلز، وکلاء، ڈاکٹر صاحبان، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، پولیس آفیسرز اور دوسرے طبقہ ہائے زندگی، رنگ و نسل اور مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ ان میں سے بعض ممبران پارلیمنٹ نے خطاب بھی کیا اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور بھائی چارے کو سراہا۔

ساڑھے گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے تو مہمانوں سمیت سارا ہال استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حضور انور پولیس کے دستے کے مارچ پاسٹ کے ساتھ چلتے ہوئے اسٹیج پر تشریف لائے۔ اس دوران پورے ہال میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے رہے۔ حضور انور کی آمد سے اس آخری تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کا تحریر کردہ عربی قصیدہ اور اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا ڈائس پر تشریف لائے۔ آپ نے مختلف معزز مہمانوں کو بلایا۔ سب سے پہلے مارکھم شہر کے سٹی کونسلر جناب خالد عثمان صاحب اسٹیج پر تشریف لائے انہوں نے ایک مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی اعلیٰ تعلیمات کو سراہا۔ اور حضور انور کو مارکھم شہر میں آنے کی دعوت دی۔ بعد میں انہوں نے ڈپٹی میئر آف مارکھم کے ساتھ مل کر حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اور بتایا کہ آج کا دن مارکھم میں سرکاری طور پر ''احمدیہ ڈے'' کے طور پر منایا جا رہا ہے۔

خالد عثمان کے دلی جذبات کے اظہار کے بعد ہیملٹن کے میئر D.Iaan ڈائس پر آئے انہوں نے کہا کہ میں پہلی مرتبہ آپ کے جلسہ سالانہ میں حاضر ہوا ہوں۔ میں حضور کی ہیملٹن آمد پر آپ کے استقبال کے لئے حاضر نہ ہو سکا تھا۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں ہیملٹن شہر کی طرف سے نیک خواہشات کا پیغام پہنچایا اور جماعت کی تعریف کی۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اور کہا کہ اسے ہمارے شہر کی نہیں بلکہ گھر کی چابی کے طور پر قبول کریں۔

میئر آف ہیملٹن کے بعد مسی ساگا کی ہردلعزیز میئر حیزل مکلین تشریف لائیں۔ واضح رہے کہ انٹرنیشنل سنٹر جہاں جلسہ ہوتا ہے مسی ساگا کی حدود میں واقع ہے۔ انہوں نے حضور انور کو اپنے شہر میں خوش آمدید کہا اور جماعت کی اعلیٰ روایات کی تعریف کی۔ انہوں نے امن کے حصول کے لئے مختلف مذاہب کے لیڈرز کے اکٹھے مل بیٹھنے کی ضرورت پر زور دیا اور آخر میں حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔

ان کے بعد انٹاریو صوبہ کے وزیر خزانہ Gerg Sorbara ڈائس پر آئے اور اپنی نیک خواہشات حضور انور کی خدمت میں پیش کیں۔ واضح رہے کہ موصوف بیت ......... اور پیس ولیج والے حلقہ سے صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔

سٹی آف وان کے میئر Michael Di Biase جو حضور انور کی آمد پر بیت ......... میں اپنے شہر کی چابی حضور انور کی خدمت میں پیش کر چکے تھے انہوں نے جماعت کی کارکردگی کے بارے میں کچھ کہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے وان ہسپتال کے لئے جماعت کی طرف سے پچاس ہزار ڈالر جمع کر کے دینے پر جماعت کی تعریف کی۔

آخر میں وزیر اعظم کینیڈا کے خصوصی نمائندہ اور وفاقی وزیر ہیومن ریسورسس نے وزیر اعظم کینیڈا اور ان کی کابینہ کی طرف سے حضور انور اور حاضرین جلسہ کے لئے نیک خواہشات کا پیغام پیش کیا۔ اور کینیڈا تشریف لانے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا نیز آئندہ بھی کینیڈا آتے رہنے کی دعوت دی۔

ان نیک خواہشات اور تہنیتی پیغامات کے بعد محترم مرزا نصیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے حضور انور کے ارشاد پر ڈائس پر آ کر خدام الاحمدیہ کی سطح پر پچھلے سال اعلیٰ کارکردگی دکھانے والی مجالس کے نام پڑھ کر سنائے۔ امسال کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کیلگری علم انعامی کی حقدار ٹھہری اور مجلس مارکھم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ جملہ قائدین نے حضور انور کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

اسی طرح تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو انعامات اور وظیفہ دینے کا اعلان ہوا۔ مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اول کینیڈا نے ان سات طلباء کو اسٹیج پر بلوایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان میں انعامات تقسیم کئے۔ ان میں پی ایچ ڈی کی سطح سے لے کر ہائی سکول گریجویٹس تک کے طلبہ شامل تھے۔ جنہوں نے امتیازی نمبروں سے اپنے امتحانات میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

تقسیم انعامات کے بعد نعروں کی گونج میں حضور انور ڈائس پر تشریف لائے۔ آپ نے سب سے پہلے انگلش میں مختصر خطاب فرمایا اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کینیڈا کی تعریف فرمائی اور مختلف سطح کی حکومتوں کے جماعت سے سلوک اور حضور انور کی عزت افزائی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ حضور انور نے ممبران جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جس ملک میں بھی آباد ہوں آپ پہلے جماعت کے سفیر ہیں۔ حضور نے احباب جماعت کو مخلوق سے ہمدردی کو حرز جان بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا کو اللہ کی طرف بلانے کا دعویٰ پھر ہی سچا ثابت ہو سکتا ہے جب ہم اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کرنے والے ہوں گے۔ حضور انور نے سٹی آف وان کے میئر کی تقریر کے حوالے سے ہسپتال کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی جماعت کینیڈا کی مساعی کی تعریف فرمائی اور اس طرح کے مزید نمونے دکھانے کی تلقین کی۔ حضور انور نے ممبران جماعت کو ان کے ہمسایوں، شہر کے لوگوں، ملک کے لوگوں، پوری انسانیت اور پوری مخلوق کے لئے فیض رساں وجود بننے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف، عاجزی اور خشیت پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اور عبادات بجالانے خصوصاً نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں نماز، صبر، عبادات اور اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتے رہنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے حدیث نبویؐ صلی اللہ علیہ وسلم روشنی میں خدا تعالیٰ کے آگے گڑگڑانے اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور عبادات کے طریق اور آداب پر بھی روشنی ڈالی۔

حقوق اللہ کی تلقین کے بعد حضور انور نے مخلوق خدا سے ہمدردی کی بھی نصیحت فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ سے قرب کے طریق بیان فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی اور اس کے آداب پر روشنی ڈالی اور توبہ کے لطیف اور باریک نکات بیان فرمائے۔

اس آخری اجلاس میں شمالی امریکہ کے طول و عرض سے حاضر ہونے والے شمع احمدیت و خلافت کے پروانوں اور مہمانوں کی تعداد 21 ہزار 296 ریکارڈ کی گئی۔ جو کہ اب تک کے کینیڈا کے جلسوں میں سب سے زیادہ حاضری ہے نیز پچھلے سال کے جلسہ کی تعداد سے تقریباً دوگنا ہے۔

کینیڈا اور یو ایس اے کے علاوہ درج ذیل 29 ممالک سے آنے والے احباب جماعت جلسہ سالانہ کینیڈا میں شامل ہوئے آسٹریا، آسٹریلیا، بنگلہ دیش، ڈنمارک، مصر، جرمنی، غانا، یونان، گوئٹے مالا، ہالینڈ، انڈیا، آئرلینڈ، آئیوری کوسٹ، کینیا، کویت، ماریشس، ناروے، پاکستان، پولینڈ، قطر، سری لنکا، سویڈن، تنزانیہ، ٹرینیڈاڈ، یو اے ای، برطانیہ، زیمبیا، زمبابوے، سوازی لینڈ۔

اختتامی خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دو بجے یہ بابرکت اور پاکیزہ محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔ اور اس کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد دو بجکر دس منٹ پر اسی ہال میں حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں نماز کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ہال نمبر ایک میں کھانا پیش کیا گیا جہاں نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی۔

کھانا کھانے کے بعد مختلف مہمان باری باری آ کر حضور انور سے ملتے رہے اور اپنا تعارف کرواتے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی لی جا رہی تھیں۔ مہمانوں سے ملاقات کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ سے اپنی رہائش گاہ احمدیہ پیس ولیج چار بجے کے قریب پہنچے۔

شام پونے چھ بجے حضور انور نے بیت ......... مشن ہاؤس میں کینیڈا کے ان احباب و خواتین سے از راہ شفقت اجتماعی ملاقات فرمائی جن کی قبل ازیں فیملی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ اس موقع پر پانچ ہزار سے زائد احباب، خواتین اور بچوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

حضور انور نے تمام مرد حضرات اور بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ جب ملاقاتیں شروع ہوئیں تو شدید موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ اور بجلی بھی کڑک رہی تھی۔ جس میں چند منٹ کھڑا رہنا بھی مشکل تھا۔ لیکن یہ ملاقات کرنے والے احباب و خواتین اور بچوں کی اپنے پیارے امام سے محبت اور فدائیت اور اخلاص کا یہ عالم تھا کہ شدید موسلا دھار بارش میں گھنٹوں کھڑے رہے اور بارش سے بھیگتے اور پانی سے نچڑتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہے ان میں معذور، بیمار اور بوڑھے افراد بھی شامل تھے۔ سبھی کے دل خوش تھے اور چہروں پر ایک سکون اور طمانیت تھی کہ پیارے آقا کا دیدار کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اگرچہ مشن ہاؤس سے باہر کچھ فاصلہ پر ملاقاتیوں کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی تھی۔ ان میں جو محدود تعداد سما سکتی تھی وہ بھی بارش میں باہر ہی کھڑی تھی۔ منتظمین نے خواتین سے عرض کیا کہ آپ کی ملاقات مردوں کی ملاقات ختم ہونے کے بعد ہے اس لئے ابھی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد وقت باقی ہے اس کے بعد آپ کی باری آئے گی۔ آپ سب مارکی کے نیچے چلی جائیں تا کہ بارش سے محفوظ رہ سکیں۔ لیکن ان سبھی کا جواب یہ تھا کہ اب ہم باہر قطاروں میں کھڑی ہو چکی ہیں۔ اب اندر نہیں جائیں گی۔ بارش کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ چنانچہ یہ سبھی بھیگی ہوئی اپنے بھیگے ہوئے بچوں کو اٹھائے ہوئے ملاقات کے لئے حاضر ہوتی رہیں۔

اس کے بعد نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور نے بیت ......... میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ دس ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد حضور انور نے امریکہ و کینیڈا سے تعلق رکھنے والے دو احمدی جوڑوں کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے ان کی نسلوں میں ان کے بزرگوں کی خوبیاں جاری رہنے کی دعا کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور جانبین کو گلے لگا کر مبارکباد دی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

# اے ناصرِ دیں تیری یادیں ہیں قلب ونظر کا سرمایہ

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

﴿قسط اول﴾

19 ویں صدی کے نصف آخر میں جب دین حق کا صرف نام ہی باقی رہ گیا اور اخلاقی زوال اور فکری انحطاط اپنے آخری نقطہ کو پہنچ گئے تو وعدوں کے مطابق مصلح ربانی کا ظہور ہوا۔ جس نے گویا ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کر دیا۔ حضرت مہدی دوراں نے قریباً 30 سال تک اصلاح احوال کی ہر ممکن کوشش کی۔ حضور کے زبان مبارک سے وہ گہر ہائے گراں مایہ نکلے اور قلم الحدید نے وہ جوہر دکھائے کہ حضور نے عرش سے ''سلطان القلم'' کا اعزاز پایا۔ اور اس نے ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیا جس کی مثال ازمنہ سابقہ ؑ ماموران الٰہی کی جماعتوں میں ہی مل سکتی ہے۔ ایک جماعت پیدا کی جس نے اپنا سب کچھ دین حق کی راہ میں تج دیا۔ اور اخلاق و اعمال کی وہ نورانی مشعلیں روشن کیں کہ جن سے ایک عالم منور ہو گیا۔

انسانی زندگی کو دوام تو حاصل نہیں۔ ایک شخص کی طبعی زندگی میں ساری دنیا کو دین حق کی خوبیوں سے روشناس کرانے کا کام ممکن نہیں تھا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ میرے جانے کے بعد دوسری قدرت ظاہر ہوگی جو دائمی ہوگی۔

چنانچہ خلفائے کرام کا سلسلہ 1908ء سے شروع ہوا۔ حضرت خلیفہ ثانی کا دور تو ہم نے 22,21 سال تک شعور کی بلوغت کے زمانے میں دیکھا مگر حضور کے خداداد جمال و جلال کے سبب حضور کی پرنور بارعب شخصیت اور ادب واحترام اور عقیدت کے باعث ایک فاصلہ رہا۔ حضور کے خداداد نور کے انتشار اور جذب وکشش کا یہ حال تھا کہ ؎

میں رعب حسن سے ساکت ہوں وہ فرط حیا سے مہر بلب
دونوں کو جھجک سی ہوتی ہے، اظہار تمنا کون کرے

یوں دست بوسی کا شرف کئی بار حاصل کیا۔ اور کچھ عرصہ تک بیت المبارک کی چھت پر مجلس عرفان کے دوران جسم اطہر کو دبانے کی سعادت بھی حاصل کی حضور کی مجلس سوال وجواب میں سوال پوچھنے کی جسارت بھی کی۔ مگر پھر بھی حسن بے مثال کے زیادہ قریب ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ سرگودھا میں ہمارے درمیان ایک ایسا بلند بخت وجود اب بھی موجود ہے۔ یعنی حضرت مرزا عبدالحق صاحب جنہوں نے قرب حضور کے جو مزے لوٹے اور جس جس طرح بہت نزدیک سے حضرت مصلح موعود کے حسن واحسان کے جلوے دیکھے اس کا ذکر ہم بھی گزشتہ نصف صدی سے سنتے چلے آرہے ہیں۔ وہ ایمان افروز بھی ہیں اور حضور کی شان وفا کے شاہد بھی۔ مگر ایک خدا لگتی بات کہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے بھی اپنے آقا کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے عمر بھر سعی کی۔ تفصیل کی گنجائش نہیں المختصر آقا بھی عاشق قرآن اور یہ خادم بھی عشق ومحبت سے سرشار ہو کر 104 سال کی عمر میں بھی قرآن پڑھانے میں معروف مگر یہ بھی ایک قلیل حصہ ہی اس راز ونیاز کا ہوسکتا ہے۔ ورنہ قلب ونظر پر ایسے ربانی اور چنیدہ شخص کے قرب رہنے سے جو کیفیت روحانی پیدا ہوتی ہے زبان کب اس کو بیان کر سکتی ہے اور قلم کو کب یارا ہے کہ وہ سب کچھ قرطاس پر بکھیر سکے۔ ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

اور بھی بہت سے سعید شخص گزرے ہیں جنہیں حضرت اقدس کی ہم نشینی کے خصوصی شرف حاصل ہوئے۔ میں نے صرف سرگودھا شہر کے ایک بلند نصیبے والے شخص کا ذکر بطور مشتے نمونہ از خروارے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر وصحت میں برکت دے۔

حضور کی وفات 1965ء میں ہوئی تو سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مسند خلافت پر فائز ہوئے۔ مجھے آج کی نشست میں حضور ہی کے ساتھ گزرے ہوئے شیریں حالات اور واقعات کا کچھ ذکر کرنا ہے۔ حضور کا زمانہ خلافت تو سترہ سال رہا مگر مجھے حضور کی ذات میں انسانیت اور روحانیت کی وہ بلند شان دیکھنا نصیب ہوئی جو نکھر کر جب 1965ء میں سامنے آئی تو پھر تو ایک عالم اس کا شاہد ہے۔ بلکہ مجھ سے بھی پہلے میرے ابا نے جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے، انہوں نے حضور کے تقدس کی خوشبو سونگھ لی۔ اور تبھی تو مجھے 1944ء میں جب ٹی آئی کالج کا افتتاح ہوا تو مجھے مشورہ نہیں بلکہ حکم دیا کہ تم قادیان کالج میں داخلہ لو۔ اور وہاں سیدنا حضرت مصلح موعود کے صاحبزادے کی براہ راست تربیت میں تعلیم حاصل کرو ورنہ گورنمنٹ کالج شاہ پور اور زمیندارہ کالج گجرات کی اچھی شہرت اس زمانے میں تھی اور یہ قریب بھی تھے۔ مگر ان درسگاہوں کا تو دل سے خیال ہی نکل گیا۔ بیت نور کے عقب میں ہمارا ہوسٹل تھا۔ جس کی بلڈنگ پختہ بھی نہیں تھی۔ مگر ہمیں جو قلبی اطمینان اور سکون وہاں نصیب ہوا اور جو علمی اور روحانی اسباق ہم نے اس ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ استاذی المکرم جناب پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب سے پڑھے وہ وقتی نہیں تھے۔ نہ صرف کالج کی تعلیم کے دوران وہ کام آئے بلکہ اب تک شعوری اور غیر شعوری طور پر وہ ہمیں فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

قادر کریم ہمارے اس خیر خواہ حقیقی عالم بے بدل اور مربی استاد کی عمر اور صحت میں برکت بخشے اور سارے طلباء کی طرف سے ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ میں ابھی ہوسٹل کی بات کر رہا ہوں ورنہ جملہ اساتذہ کرام اعلیٰ صفات کے حامل تھے۔ اور بہت بلند علمی اور ادبی مراتب رکھتے تھے۔ میری دانست میں اب جناب ڈاکٹر پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد ہی زندہ ہیں۔ اگرچہ میں براہ راست ان کا طالبعلم نہیں تھا مگر ان کی بزرگی اور خاموش تربیت سے اکتساب فیض ضرور حاصل کیا اور اب تک ان دونوں بزرگ اساتذہ کی دعاؤں سے مستفیض ہو رہا ہوں۔

میرا یہ شذرہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی سیرت نگاری کی کاوش نہیں ہے۔ ابھی حال ہی میں عزیزم محمود مجیب اصغر صاحب انجینئر نے ''حیات ناصر'' کی ایک جلد مرتب کی ہے۔ دوسری جلد بھی چھپے تو کچھ سیری ہو۔ مگر وہ شخص اتنا عظیم تھا اور ایسا محسن کہ ان کے خصائل اور حسنات کے متعلق بہت کچھ لکھا جاتا رہے گا۔ اپنی تو یہ حالت ہے کہ حضور کی وفات کو 22 سال گزر جانے کے باوجود نہ انہیں کبھی صبح بھول سکا نہ شام کو۔ ایسے نابغہ روزگار دن ہیں کے نہیں سینکڑوں کے بھی نہیں لاکھوں کے محبوب اور محبت ہوتے ہیں۔ اس میں میری یا کسی اور کی کوئی اجارہ داری ہرگز نہیں۔ لیکن تحدیث نعمت کے طور پر یہ لکھنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں کہ میں بھی حضور کی توجہات کریمانہ اور الطاف خسروانہ کا مورد رہا۔ نہ کسی میری خوبی کی وجہ سے بلکہ محض حضور کی کمتر نوازی کے باعث۔ میں تو حضور کے گھر کا گویا ایک ادنیٰ چاکر تھا۔ اور یہی میرا فخر ہے۔ قادیان میں ہوتے تھے تو میں نے یہ محسوس کیا کہ تین ہم عمر بھائی یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایک مثلث کے تین زاویے تھے۔ اور جن کا باہمی پیوند بہت مضبوط تھا۔

مؤخر الذکر صاحبزادہ صاحب تو ICS کر کے سرکاری اعلیٰ ملازمت میں چلے گئے۔ باقی دونوں بھائی یک جان دو قالب بن کر قادیان میں ہی رہے۔ بھائی بھائی تو تھے ہی ہم عمری بھی اٹوٹ جوڑ کا باعث بن گئی تھی۔ راقم کا تعارف حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ذریعے حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے ہوا اور طویل ہم نشینی کا انمول موقع حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے الیکشن نے مہیا کر دیا۔ وہ اس طرح کہ یہ دونوں بھائی اس مہم کے انچارج تھے۔ اور ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی کار ان کے پاس ہوتی تھی۔ فرنٹ سیٹوں پر یہ دونوں برادران کرام اور عقبی سیٹ پر یہ خادم، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا بھاری بھرکم اوورکوٹ سنبھالے جس کی وسیع وعریض جیبیں ڈرائی فروٹ سے لبالب بھری ہوتی تھیں۔ جب وہ ڈرائی فروٹ سپلائی کرنے کا ارشاد ہوتا تو میں مٹھی بھر بھر پیش کرتا۔ اور پھر مجھے بھی اس خوان یغما میں شمولیت کا حکم ہوتا جس کی تعمیل لازم ہوتی۔ یہ دورہ جات قادیان کے نواح میں قریباً 5,4 ہفتے چلتے رہے اور ہم کو نوامع الصادقین کے اعزاز سے مشرف ہوتے رہے۔ ان دو بھائیوں کی وفات سے محسوس ہوا کہ مجبوری کا زمانہ کتنا صبر آزما اور کٹھن ہوتا ہے۔ آزاد صاحب کے ان اشعار میں معلوم ہوتا ہے انہی دو بھائیوں کی مقدس جوڑی ہی کا ذکر ہے۔ ؎

اک دور میں چمکے تھے دو پیکر نورانی
اور تو نے بجھا ڈالے اے موج ہوا دونوں
اک رنگ گلستان تھا اک بوئے گلستان تھا
ہر بات میں رکھتے تھے پھولوں کی ادا دونوں
تزئین گلستان تھے سامان بہاراں تھے
جو پھول چنے تو نے اے دست قضا دونوں

ہم لاہور مہاجر بن کر آئے یعنی ہمارا کالج اور ہوسٹل لاہور میں نہر کے کنارے مویشیوں کی ایک حویلی نما کوٹھی میں تھا۔ صفوں پر ہم بیٹھ جاتے تھے۔ اور اساتذہ کرام وہاں جو ٹوٹی پھوٹی چارپائیاں تھیں۔ ان پر بیٹھ کر لیکچر دے دیتے۔ وہی صفیں نماز پڑھنے کے لئے اور انہی پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ مگر ایسی بے بسی اور بے بضاعتی میں بھی جب حضرت صاحبزادہ صاحب (پرنسپل صاحب) تشریف لاتے تو ہمیں اس خاک نشینی میں بھی ہمدوش ثریا ہو جانے کا قرار واقعی احساس ہوتا تھا۔ کبھی نگاہ اپنی محرومیوں اور نارسائیوں کی طرف نہ گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے گھپ اندھیرے میں رنگ ونور کی مشعلیں روشن ہوگئی ہوں۔ پھر کچھ عرصے بعد ہمارے کالج کو D.A.V کالج کی نیم شکستہ بلڈنگ ملی۔ مگر یہ راز اسی زمانے منکشف ہوا کہ رونقیں بلند و بالا عمارات سے وابستہ نہیں۔ یہ ربانی لوگوں کے انتشار نور کی محتاج ہوتی ہیں۔

انہی دنوں ایک دن حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا آج سہ پہر شکار پر جانا ہے تم میرے ساتھ جاؤ گے مجھے جب ہمرکابی کا حکم ملتا تو میں اپنے نصیبے پر نازاں اور شاداں ہوتا تھا۔ چنانچہ میں حضور کی شاٹ گن کارتوس سنبھالے کار کی عقبی سیٹ پر تھا۔ اور حضور دریائے راوی کے جانب چل رہے تھے۔ راوی کے پل پر ایک نوجوان منتظر کھڑا تھا۔ اسے ساتھ بٹھایا کہ وہ شکاری تھا۔ اور شکارگاہ کی نشاندہی کرنے ساتھ چلا۔ 10 میل 20 میل گزر گئے اور اس نے 10,8 میل دریائے راوی سے دور شکارگاہ بتائی تھی۔ مگر کوئی نام ونشان شکارگاہ کا نہ ملا۔ وہ بھی کھویا کھویا سا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مرید کے پہنچنے والے ہیں۔ اور اس کی حیرانی وپریشانی سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کچھ پتہ نہیں۔ آخر حضور نے کار روکی اور اس نے ادھر ادھر گھورنا شروع کیا۔ اور حضرت صاحب بھی جان گئے کہ یہ غالباً بھول گیا ہے۔ واپسی کا سفر اختیار کیا اور پل راوی پر اسے اتار کر مجھے اس زمانے کے لحاظ سے اچھی بھلی رقم دی کہ اسے دو۔ اور وہ خوشی سے چھلانگیں لگاتا ہوا اپنی ڈھاری کی طرف چلا گیا۔

پھر جب 1953ء کی تحریک زوروں پر تھی تو

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی گرفتاری میری ناقص رائے میں غیروں کی گرفتاریوں کے ساتھ عدل وانصاف کا توازن ظاہر کرنے کے لئے عمل میں آئی۔ اس سے جماعت احمدیہ کی پریشانی کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ جیل خانہ لاہور کی معروف سڑک جیل روڈ پر ہوتا تھا۔ اور سپرنٹنڈنٹ جیل مہر محمد حیات صاحب ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ میں انہیں ملا اور اپنے ان دونوں سرداروں کے پسِ زنداں ہونے کا واقعہ بتاکر اس سے ان کی ہر قسم کی خدمت اور سہولت کا وعدہ لیا۔ وہ اس وقت تو مجھے ضلع سرگودھا کے ایک طالب علم کی حیثیت سے ہی جانتے تھے۔ بعد میں کچھ رشتہ داری بھی قائم ہوگئی۔ اس کا ردعمل یہ تھا کہ وہاں ''دو شہزادے'' آئے ہوئے ہیں اور کہ میں ہر لحاظ سے خیال رکھتا ہوں۔

سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اس سانحہ کے موقع پر چند شعر کہے تھے جن میں سے ایک کچھ یوں تھا۔

چلاؤ کوئی جا کے مزار مسیح پر
نصرت جہاں کے گود کے پالوں کو لے گئے

یعنی حضرت مرزا شریف احمد صاحب تو سیدہ حضرت اماں جان کے بیٹے تھے۔ اور حضرت نافلہ موعود بھی چونکہ حضرت اماں جان کے ہاں ہی بچپن سے پلے تھے۔ اور بڑھ کر جوان ہوئے تھے۔ اس لئے دونوں کو حضرت سیدہ نصرت جہاں کے گود کے پالوں کو لے گئے۔ گرمی کا موسم تھا حضرت مصلح موعود ربوہ میں تھے۔ سخت گرمی کے موسم میں عشاء کے وقت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے سخت گرمی کا ذکر چھیڑا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ہمارے محبوسین کا جیل میں کیا حال ہوگا۔ نہ معلوم انہیں پنکھے وغیرہ کی سہولت بھی ملی ہوئی ہے یا نہیں۔ حضرت مصلح موعود سے زیادہ کس کو فکر تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ وہ صرف اس جرم میں ماخوذ ہیں کہ ان کا کوئی جرم نہیں۔ اس لئے مجھے اپنے خدا پر کامل یقین وایمان ہے کہ وہ جلد ہی ان پر فضل کرے گا۔''

سیدہ حضرت مہر آپا کا بیان ہے کہ ''اس پر آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ گریہ وزاری کا وہ منظر میں نہیں بھول سکتی۔ میں اس کیفیت کو قلم بند نہیں کرسکتی۔ جو اس وقت میری آنکھوں نے دیکھا۔ اس گریہ میں تڑپ اور بے قراری تھی۔''

''یہی منظر پھر میں نے تہجد کے وقت دیکھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود بلند آواز سے نہایت عجز ورقت کے ساتھ کچھ مانگ رہے تھے۔ اس نالہ وشیون نے مجھ میں ایک ایسا ایمان ویقین پیدا کر دیا کہ میں برملا کہنے لگی کہ یہ دعا رائیگاں انشاء اللہ نہیں جائے گی۔ اس نے تو عرش کے پائے ہلا دیئے ہوں گے ضرور دن چڑھتے چڑھتے اللہ تعالیٰ نوید سنائے گا۔'' چنانچہ جب دن چڑھا اور ڈاک کا وقت آیا تو پہلا تار جو ملا وہ یہ خوشخبری لئے ہوئے تھا کہ حضرت میاں صاحب اور عزیز محترم میاں ناصر احمد صاحب رہا ہو چکے ہیں۔''

اسی دوران ہمیں مسلسل یہ خبریں ملتی تھیں کہ یہ دونوں بزرگ اندر جیل میں نہایت اطمینان سے رہ رہے ہیں۔ اور دیگر گرفتاران بلا کے لئے بھی حوصلے اور ڈھارس کا موجب بنے ہوئے ہیں جیل میں جاکر ان کی صفات حسنہ اور اعلیٰ خصائل واخلاق اور بلند حوصلگی کے وہ مظاہرے ان کے اصحاب السجن نے دیکھے کہ وہ حیران ہوتے۔ ان کے خداداد حوصلے اور توکل علی اللہ پر۔ آلام ومصائب تو زندگی کا لازمہ ہیں عام آدمی ایسے میں بے خود ہو جاتا ہے اور گھبراہٹ میں پل پل دل گھٹتا ہے۔ لیکن ایک سچا مومن اللہ پر توکل کے زور پر ہر غم کو زندگی کا محرم بنا لیتا ہے۔ اور اس الٰہی حکم کا آرزومند رہتا ہے کہ ہر دکھ کے بعد سکھ آئے گا۔

جہاں ان دونوں بزرگوں کے ایمان وایقان اور حوصلہ اور شجاعت اور صبر کے اوصاف ظاہر ہوئے وہاں حضرت مصلح موعود کی دعائے مستجاب کے نظارے بھی دیکھے۔ انہی دنوں حضرت مصلح موعود کی ایک نظم شائع ہوئی تھی جس میں ایک طرف مظالم کا نقشہ بھی تھا۔ پھر اپنے قادر وتوانا مالک الملک پر ناز اور ناز برداری کی کیفیات بھی تھیں۔ فرمایا:۔

طوفان کے بعد اٹھتے چلے آئے طوفان
لگنے کو نہیں آتی مری کشتی کنارے
گر زندگی دینی ہے تو دے ہاتھ سے اپنے
کیا جینا ہے یہ جیتے ہیں غیروں کے سہارے

نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہی دریا کا طوفان فراعین کے لئے موجب غرقابی اور مثیل موسیٰ کے لئے سفینۂ نوح بن گیا۔ پہلے تو آپ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔ کالج کے پرنسپل تھے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کے فرزند تھے۔ موعود نافلہ تھے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ۔

مگر پھر اچانک آپ کی زندگی میں الٰہی نوشتوں کے مطابق ایک زریں انقلاب آگیا اور آپ مسند خلافت ثالثہ پر متمکن ہوگئے۔ نہ معلوم شاعر نے کس موقعہ پر یہ شعر کہے تھے مگر میں نے تو اپنے آقا کی نسبت انہیں حق جانا۔

چھلکے چھلکے شباب ان پہ آ ہی گیا
رفتہ رفتہ زمیں آسماں ہو گئی
اس طرف حسن میں اک اضافہ ہوا
اس طرف اک تمنا جواں ہو گئی

ابھی آپ پرنسپل کالج ہی تھے کہ آپ انصار اللہ کے اجلاس میں صدارت کے لئے سرگودھا تشریف لائے۔ حضرت امیر صاحب نے ایک شام ہمیں بتایا کہ سہ پہر کی چائے کے وقت اگر کوئی آپ میں سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو دعوت دے کر منالے تو میری طرف سے اجازت ہے چنانچہ میں نے فون پر اسی شام درخواست کردی اور جب حضرت امیر صاحب کی رضامندی بھی عرض کردی تو فرمایا مجھے تمہارے گھر آنے میں کیا اعتراض ہے چنانچہ 55,50 معززین (غیر از جماعت) میں نے مدعو کئے ہوئے تھے جنہوں نے آپ کا میرے گھر استقبال کیا حضرت امیر صاحب اور احمدی حضرات تو میزبان ہی تھے۔ پھر میری قسمت کہ سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی خلافت سے تھوڑا عرصہ قبل سوال وجواب کی محفل برپا کرنے میرے ہاں تشریف لائے۔ صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب بھی ہمراہ تھے۔

بیماری بھی بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کا نشان بن جاتی ہے۔ میں عارضہ قلب میں مبتلا ہوا تو اس وقت کے ناظر اعلیٰ اور آج کے میرے پیر ومرشد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ بغیر پیشگی اطلاع دیئے میرا حال پوچھنے تشریف لائے۔ حق یہ ہے کہ مندرجہ بالا تینوں مواقع میرے لئے خوشیوں اور مسرتوں کے ابدی پیغام لائے تھے اور اگر میں یہ کہوں کہ ان تینوں خلفائے کرام کے میرے گھر قدم رنجہ فرمانے سے عید کی خوشیوں سے فزوں تر مجھے خوشی ہوئی تھی تو ہرگز یہ مبالغہ نہیں ہے۔

حضرت مہدی کے راج دلارے جو تینوں بعد میں مسیح پاک کے نائبین اور خلفاء مقرر ہوئے اور مجھ ناچیز کا گھر۔ مجھے تو کوئی بھی نسبت تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملی۔ اللہ انہیں اس بندہ نوازی کا اجر دے۔

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

اور یہ میں واضح کردوں کہ اس شرف کا (تین خلفائے کرام کا میرے گھر آنے کا) میں کسی طرح مستحق نہ تھا۔ یہ مقدس خاندان بڑا ہی باوفا اور ذرہ نواز ہے۔ جس کا ہاتھ تھامتے ہیں۔ خواہ وہ کتنا ہی کمتر ہو اسے چھوڑتے نہیں ہیں۔ پھر خلفاء کا مقام تو ادراک سے بھی بالا ہے۔ یہ مسند خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے بھی اللہ علیم وخبیر کی نگہ میں ہوتے ہیں اور منتخب ہوکر تو گویا اللہ کی مٹھی میں آجاتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب احمد نگر اور نصرت آباد کی زمینوں پر تشریف لے جایا کرتے تو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اکثر وبیشتر ہمراہ ہوتے۔ اگر صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب جہلم سے آئے ہوئے ہوتے تو انہیں بھی ساتھ جانے کا ارشاد ہوتا۔ اس عاجز کو بھی زمینوں کے ہر دورے پر ہمراہ رکھا۔ یہ طویل ہم نشینی اور ہمرکابی اس پاک نفس کے ساتھ کیا عجب کہ میری مغفرت کا موجب بن جائے۔ قول صادق المرء مع من احب بھی میرا دل بڑھاتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نصرت آباد کی زمینوں پر 30,25 آدمی ایک وٹ پر قطار میں چل رہے تھے۔ سب سے آگے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ حارث حراث وعلی مقدمۃ رجل یقال لہ المنصور ۔ اس حدیث نبوی کی ایک معنوی تصویر یہاں بھی نظر آرہی ہے۔

ایک دفعہ حضرت صاحب یورپ کے دورہ پر تیار تھے۔ پروگرام تفصیلی طے ہوچکے تھے کہ ربوہ میں ایک قضائی تنازعہ پیدا ہوا۔ جس نے حضور کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ حضور اسے بغیر تصفیہ کے چھوڑ کر بھی نہیں جاسکتے تھے۔ مشورہ کے لئے حضرت مرزا عبدالحق صاحب اور حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کو حضور نے طلب فرمایا اور ساتھ مجھے بھی حاضری کا حکم ملا۔ میری تو کوئی حیثیت نہیں تھی۔ بہرحال تعمیل ارشاد میں مَیں بھی شامل ہوگیا۔ حضور نے پیش آمدہ قضائی تنازعہ کے بارہ میں دونوں بزرگوں سے استفسار فرمایا۔ دونوں کی رائے یہ تھی کہ کم ازکم مدعا علیہ کی اطلاعیابی لازمی ہے۔ اس کے بغیر قضاء کچھ نہیں کرسکتی۔

حضور نے فرمایا اسے نوٹس بھجوائے گئے ہیں۔ مگر وہ تعمیل کرنے سے مسلسل انکار کرتا رہا ہے۔ جس روز ہماری میٹنگ ہوئی۔ اس روز میں نے حضور سے عرض کیا کہ مجھے مدعا علیہ کی اطلاعیابی پر مامور فرمایا جاوے۔ اول تو حضور نے فرمایا تم کہاں اسے ڈھونڈو گے۔ میں نے ادب سے بلکہ لجاجت سے عرض کیا کہ حضور میں تلاش کرلوں گا اور امید ہے انہیں مل پاؤں گا۔

چنانچہ حضور نے مجھے اس کے نوٹس دستی دفتر سے دلوائے۔ دو دن بعد قضاء میں تاریخ تھی۔ میں شام کو سرگودھا پہنچا۔ رات بھر بارش ہوتی رہی۔ مدعا علیہ کے بارہ میں پتہ چلا کہ وہ چک 35 شمالی میں کسی شادی کی تقریب میں شامل ہے۔ یہ چک سرگودھا سے 6,5 میل جانب شمال مشرق کچے راستے پر تھا۔ جہاں موٹر تو جانہیں سکتی تھی۔ میں گھوڑے پر سوار ہوکر چک 35 شمالی پہنچا۔ وہاں سے پتہ چلا کہ ضلع خوشاب کے موضع بجار میں کسی ڈیرہ پر گئے ہوئے ہیں اور دو روز بعد واپس آئیں گے۔

چل پڑا ہوں شوق بے پرواہ کو مرشد مان کر
راستہ پُر پیچ ہے یا پُر خطر جیسا بھی ہے

(جاری ہے)

## محبت الٰہی کی تمثیل

ایک موقع پر ایک صحابی حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ہاتھ میں کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی اور اوپر چادر سے اس کو ڈھانک رکھا تھا۔

انہوں نے آکر کہا یارسول اللہ میں آپؐ کے پاس آ رہا تھا۔ میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزرا۔ وہاں میں نے پرندے کے بچوں کے آوازیں سنیں۔ میں نے انہیں اٹھالیا اور چادر میں لپیٹ لیا۔

ان بچوں کی ماں آئی اور میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے چادر ہٹادی تو وہ بچوں کے ساتھ بیٹھ گئی تو میں نے اسے بھی چادر میں لپیٹ لیا۔ اب یہ سب میرے پاس ہیں۔

آپؐ نے فرمایا انہیں نیچے رکھ دو۔ بچوں کو پرے کرکے رکھ دیا گیا تو ماں نے بچوں کے بغیر اڑنے سے انکار کردیا۔ اس پر حضورؐ نے صحابہ ؓ کو ایک عظیم سبق دیا۔ فرمایا کہ تم اس ماں کی بچوں سے محبت پر تعجب کرتے ہو۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

پھر آپؐ نے اس شخص سے فرمایا ان سب کو جہاں سے اٹھا کر لائے ہو وہیں رکھ کر آؤ۔ چنانچہ وہ صحابی اس حکم کی تعمیل میں چلے گئے۔

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب الامراض المکفرہ للذنوب حدیث نمبر 2685)

مبشر احمد خالد صاحب

# بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی

اصلاح معاشرہ کے لئے اصلاح نفس کے بعد جذبہ ہمدردی خلق کو سب سے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وہ جذبہ ہے جو کسی کو بھلائی پہنچانے اور نقصان سے بچانے کی دل میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عمل شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا اصلاح معاشرہ کے لئے ہمدردی بنی نوع انسان کا جذبہ بہت ضروری ہے۔

چنانچہ اصلاح معاشرہ کی تاریخ میں مصلح اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے متعدد مقامات میں فرماتا ہے کہ:۔

(اے رسول) پس کیا تو شدت غم کے باعث ان کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔ (کہف:7)

(اے رسول) کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ (شعراء:4)

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبۂ ہمدردی خلق کی جو کیفیات بیان کی گئی ہیں۔ اس کی تائید میں آپ کے قول و فعل پر مشتمل چند احادیث اور عملی واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت تمیم داریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی اور ائمہ اور عام لوگوں کی خیر خواہی اور ان سے خلوص کا تعلق رکھنا۔ (مسلم کتاب الایمان)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

(قیشریۃ باب الفتوح ص 113)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کرے گا۔ اور جس شخص نے تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔ (مسلم کتاب الذکر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم نہ صرف زبانی دی بلکہ اپنے عملی نمونہ سے بھی اس تعلیم کی آبیاری کی۔ چنانچہ جنگ احد جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے۔ خود کی کڑیاں کنپٹی میں گھس گئیں۔ رخ انور سے خون بہہ پڑا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان شقی اور ظالموں کے لئے بددعا کیجئے۔ تو اس تکلیف میں بھی جبکہ جنگ ہو رہی تھی اور مخالفانہ جذبات کا انتہاء پر ہونا ایک فطرتی امر تھا۔ مگر پھر بھی آپ نے فرمایا کہ:۔

میں لعنت کرنے نہیں بھیجا گیا۔ مجھے خدا کی طرف بلانے والا اور سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت فرما۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

مکہ کی ایک عورت آپ سے بہت بغض و عناد رکھتی تھی روزانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اس کے گھر کے پاس سے گزرتے تھے تو آپ پر اپنے مکان کی چھت پر سے گند پھینکا کرتی تھی۔ ایک روز جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا اور آپ نے اس بڑھیا کو ایسا کرتے نہ دیکھا تو آپ کے دل میں تجسس پیدا ہوا۔ آپ نے صحابہ سے اس کا پتہ کروایا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑھیا آج بیمار تھی اس لئے آج وہ گند نہ پھینک سکی۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ کے ہمراہ اس کی عیادت کرنے کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حسین خلق اور جذبہ ہمدردیٔ خلق کو دیکھ کر وہ عورت ایمان لے آئی۔

اسی طرح ایک بار ایک بڑھیا بھاری سامان اٹھائے مکہ کی طرف آ رہی تھی۔ آپ نے آگے بڑھ کر اس کا سامان اٹھا لیا وہ کہنے لگی بیٹا میں نے سنا ہے کہ مکہ میں ایک جادوگر ہے۔ مجھے اس طرف سے نہ لے جانا جدھر وہ رہتا ہے۔ آپ بڑے پیار سے اس سے باتیں کرتے ہوئے اس کا بوجھ اٹھا کر اسے منزل مقصود پر لے گئے اور کہا وہ جادوگر تو میں ہوں۔ اس پر بڑھیا بے ساختہ بولی۔ تو سن لو کہ تمہارے اخلاق کا جادو مجھ پر تو چل گیا ہے اور میں آج سے مسلمان ہوتی ہوں۔

جب غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی جس میں دعوت الی اللہ کی عظیم ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی تو آپ گھبراہٹ کے عالم میں گھر تشریف لائے۔ اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ میں بہت بڑی ذمہ داری کا بوجھ اٹھا لایا ہوں اور میں اپنے نفس سے ڈرتا ہوں کہ پتہ نہیں کہ میں یہ بوجھ اٹھا بھی سکوں گا یا نہیں تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کی بات سن کر فرمایا:۔

کہ بے شک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جو آپ قبول کر آئے ہیں لیکن آپ کیوں ڈرتے ہیں۔ آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہے۔ خدا کی قسم! وہ آپ جیسے انسان کو کبھی شرمندہ نہیں کر سکتا۔ کبھی مایوس نہیں کر سکتا۔ وہ آپ کو ضرور کامیاب و کامران کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ دنیا سے جو نیکیاں اٹھ چکی ہیں انہیں قائم کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہیں۔ لوگوں کے اچھے برے حال میں ان کی جائز ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔

آیئے اب حضرت مسیح موعود کی ہمدردی بنی نوع انسان سے متعلق تعلیم کا جائزہ لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنے منظوم فارسی کلام میں اپنی بعثت کی غرض اور مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

یعنی میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام، یہی میری ذمہ داری یہی میرا فریضہ اور یہی میرا طریقہ ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آپ نے بنی نوع انسان سے ہمدردی کو شرائط بیعت میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں نویں شرط یہ ہے کہ:۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 790)

پس قرآن کریم، احادیث نبویؐ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے لئے بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کا جذبہ از حد ضروری ہے۔ اس کے بغیر اصلاح احوال ناممکن امر ہے۔

---

ماخوذ

# سائنسی ترقی میں مؤثر ایجاد پہیہ

پہیہ وہ ایجاد ہے جس نے دنیا کو سب سے زیادہ متاثر کیا صنعتی انقلاب کے آغاز سے لے کر اب تک بننے والی کوئی مشین ایسی نہیں ہے جس میں وہ بنیادی اصول استعمال نہ ہوا ہو جسے انسان کی سب سے زیادہ اہم ایجاد کہا جاتا ہے۔ کسی ایسے میکنزم کا تصور بھی محال ہے جس میں پہیہ استعمال نہ ہوا ہو۔ یہ کسی مشین کا ایک ایسا متوازن جزو بھی ہو سکتا ہے جو ہمواری سے ایک محور پر گھومتا ہو۔ ایک چھوٹی سی کلائی کی گھڑی سے لے کر آٹو موبائلز تک اور جیٹ انجن سے لے کر کمپیوٹر کی ڈسک ڈرائیو تک پہیے کے استعمال کا تصور یکساں اصولوں پر استوار ہوتا ہے۔ قدیم ترین ادوار میں مٹی کی تختیوں پر سے ملنے والے ڈایاگرامز کی بنیاد پر ہم پہیے کی تاریخ کا تعین کر سکتے ہیں۔ ابتدائی تہذیبوں کے آثار سے پتہ چلتا ہے کہ پہیہ سب سے پہلے ظروف سازی کے لئے استعمال ہوا اور قدیم تہذیبوں میں ظروف سازی وہ لوگ تھے جو اس ٹیکنالوجی کو استعمال کر رہے تھے۔ ظروف سازی کے حوالے سے 3500 سال قبل مسیح میں پہیہ استعمال ہونے کے شواہد ہمیں ''میسوپوٹامیہ'' اور ''اُر'' سے ملتے ہیں۔

ٹرانسپورٹیشن کے لئے پہیے کا استعمال بھی میسوپوٹامیہ کی تہذیب میں ابتدائی چھکڑوں کی صورت میں سامنے آتا ہے اور اس دور کے بارے میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ 3200 قبل مسیح کے لگ بھگ رہا ہو گا۔ پہیے کی تاریخ میں یہ بات غور طلب ہے کہ اسے ٹرانسپورٹیشن سے بھی پہلے انڈسٹریل اور مینوفیکچرنگ کی ضروریات کے لئے استعمال کیا گیا۔ جیسا کہ اوپر کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ پہلے اسے ظروف سازی کے لئے استعمال کیا گیا اور بعد ازاں اسے گاڑیوں میں استعمال کیا گیا۔

ابتدائی پہیہ نہایت بھدا اور بھاری بھرکم تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پہیے کے ڈیزائن میں تبدیلی آتی گئی اور اسے ہلکا اور تیز رفتار بنانے کے لئے کوششیں شروع ہوئیں۔ پہیے کی وہ شکل جس کے درمیان میں ایک ایکسل کو بیرونی رم کے ساتھ لکڑی کے ٹکڑوں کے ساتھ جوڑ کر اسے ہلکا بنایا گیا، مصر میں 2000 قبل مسیح میں تیار ہوئی۔ مصر میں جو گاڑیاں قدیم دور میں مال برداری اور انسانوں کے نقل و حمل کے لئے استعمال ہوتی تھیں ان میں اسی طرح کا پہیہ استعمال ہوا۔

یورپ میں پہیے کی تاریخ کے شواہد 1400 قبل مسیح سے ملتے ہیں اور اس میں مشرق وسطیٰ کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔ چونکہ پہیے کا تصور نہایت ہی سادہ سا تھا اس لئے یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ یہ اس وقت تقریباً ہر تہذیب میں موجود رہا ہو گا جو ایک خاص درجے تک ترقی کی منازل طے کر چکی ہو گی۔ تاہم یہ بات بھی غور طلب ہے کہ انکا اور مایا جیسی بڑی تہذیبوں میں اس وقت بھی پہیے کا استعمال نظر نہیں آتا جب وہ دیگر حوالوں سے کافی ترقی کر چکی تھیں۔ دراصل مغربی نصف کرے میں پہیے کی موجودگی کے اثرات یورپینز کے ساتھ ان کے روابط سے پہلے دکھائی نہیں دیتے۔ حتیٰ کہ یورپ میں بھی پہیہ کا استعمال انیسویں صدی کے آغاز سے تھوڑا عرصہ قبل شروع ہوا۔ تاہم صنعتی انقلاب آنے سے پہیے نے ٹیکنالوجی میں مرکزی اہمیت حاصل کر لی اور ہزاروں طریقوں سے بے شمار مشینوں میں استعمال ہونے لگا۔

# اخلاص، محنت، اور دردمندی

جاوید چوہدری لکھتے ہیں:

بنگلہ دیش بنا تو وہ لندن میں ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں ملازم تھا اس نے سوچا میں نے اپنی زندگی کا طویل حصہ اپنی جاب، اپنی کمپنی کو دے دیا اب مجھے چند برس اپنے وطن کو بھی دینے چاہئیں۔ اس کے پاس سنٹرل لندن کا ایک فلیٹ تھا، اس نے وہ فروخت کیا اور ڈھاکہ آ گیا، یہ 1972ء کی بات تھی، ابتداً اس نے شمال مشرقی حصے کے 2 سو دیہات کا انتخاب کیا اور کام شروع کر دیا، اس نے وہاں ماہی گیروں کے لیے کشتیاں بنائیں، بنیادی طبی سہولتوں کا بندوبست کیا اور چھوٹے کسانوں کو کاشتکاری کے نئے طریقے بتائے، تجربہ کامیاب ہو گیا، یہ بریک (Brac) کی ابتداء تھی اس دور میں بنگلہ دیش میں ایک ہزار بچوں میں سے 135 پہلی سالگرہ نہیں دیکھ پاتے تھے اور ایک چوتھائی پانچویں، اس نے اور اس کی تنظیم نے 1979ء کو ''بچوں کا سال'' قرار دے دیا اور دیہی ماؤں کو نمکول بنانے کا طریقہ سکھانے کا فیصلہ کر لیا، ان لوگوں نے ایک برس میں پورے بنگلہ دیش کی ماؤں کو نمکول بنانے اور اپنے بچوں کو موت سے بچانے کا طریقہ سکھا دیا، یہ ایک حیران کن کام تھا، اس سے بھی بڑا حیران کن کام اس نے اگلے سال کیا، انہوں نے بنگلہ دیش کے 36 ہزار دیہات کے بے زمین اور بے ہنر لوگوں کو اپنے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا اس نے 25 لاکھ گھرانوں کو برسر روزگار کر دیا، اس کی اس سکیم کے دو فارمولے تھے، اس کا کہنا تھا جو اس فکر میں رہے کہ اسے آج کھانے کو ملے گا یا نہیں وہ کبھی مستقبل کے بارے میں نہیں سوچ سکتا، کوئی شخص ایک بار سو ٹکے بچا لے تو اس کا دماغ فوراً مستقبل کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتا ہے جب تک غریب بچت نہیں کرتا وہ غریب رہتا ہے۔ اس نے غریب کو بچت کی عادت ڈال دی، غریب نے امیر ہونا شروع کر دیا، دوسرا اس کا کہنا تھا، حکومت غریب کو مرغی پالنے کے لیے قرض تو دے دیتی ہے لیکن یہ نہیں سوچتی اگر مرغی بیمار ہو گئی تو اس کو ٹیکہ کون لگائے گا۔ اس نے 36 ہزار دیہات کی عورتوں کو نہ صرف مرغیاں پالنے کے لیے قرضے دیئے بلکہ انہیں ٹیکے لگانے کا فن بھی سکھا دیا لہٰذا اس وقت بنگلہ دیش کی 5 لاکھ خواتین پولٹری خانوں کی مالک ہیں، وہ اور اس کا ادارہ ''بریک'' اب تک ساڑھے بارہ لاکھ غریبوں کو قرضے دے چکا ہے، پچاس ہزار دیہات میں کام کر رہا ہے اور اس سے 25 لاکھ خاندان مستفید ہو رہے ہیں، ان تمام کاموں سے فارغ ہو کر اس نے تعلیم کے میدان میں قدم رکھا، اس نے دنیا میں اپنی نوعیت کا انوکھا تعلیمی نظام وضع کیا۔ اس نے بنگلہ دیش میں 22 سکول قائم کئے جن میں 3 برسوں میں پرائمری پاس کرائی جاتی تھی اس نے یہ حدف سکول کو نئی جہت دے کر حاصل کیا، اس نے بریک سکول کو ایسی تفریح گاہ بنا دیا جس میں بچوں کو ڈرامے، رقص اور موسیقی کے ذریعے تعلیم دی جاتی تھی، یہ ایسے سکول تھے جن میں داخلے کے لیے بچوں کو گھروں سے نہیں لانا پڑتا تھا، سکول کھلتے ہی سارے گاؤں کے بچے وہاں جمع ہو جاتے تھے اور شام گئے تک وہاں کھیلتے کودتے اور سیکھتے رہتے تھے، یہ سسٹم اتنا کامیاب رہا کہ آج بنگلہ دیش میں بریک کے 52 ہزار سکول ہیں جن میں 19 لاکھ بچے پڑھ رہے ہیں۔

بریک نامی ادارے کے اس روح رواں کا نام فضل حسن عابد ہے اس ایک شخص نے حکومتی مدد کے بغیر پورے بنگلہ دیش کی حالت بدل دی، اس نے جب کام شروع کیا تو بنگلہ دیش کی 70 فیصد آبادی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی تھی، اب وہاں صرف 40 فیصد لوگ پاورٹی لائن سے نیچے ہیں، گزشتہ برس ایک امریکی صحافی نے اس سے پوچھا ''تم اکیلے شخص نے یہ معجزہ کیسے کر دکھایا'' اس نے مسکرا کر جواب دیا ''اخلاص، محنت اور دردمندی جس شخص کے پاس یہ تین ہتھیار ہوں اس کے لیے دنیا میں ہر چیز ممکن ہے۔''

(روزنامہ جنگ۔ 4 دسمبر 2003ء)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 36962** میں تنویر اسد بنت اسد اللہ چیمہ قوم چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ تنویر اسد بنت اسد اللہ چیمہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 اسد اللہ چیمہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ

**مسل نمبر 36963** میں اختر حسین ولد چوہدری محمد شریف قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 7 مرلے واقع نصیر آباد ربوہ مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اختر حسین ولد چوہدری محمد شریف دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ

**مسل نمبر 36964** میں ناصرہ بیگم زوجہ اختر حسین قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/21000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ بیگم زوجہ اختر حسین دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 اختر حسین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ

**مسل نمبر 36965** میں سعدیہ مبشرہ بنت اختر حسین قوم جٹ وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی لاکٹ مالیتی -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سعدیہ مبشرہ بنت اختر حسین دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 اختر حسین والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ

**مسل نمبر 36966** میں داؤد احمد ولد مبارک احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد داؤد احمد ولد مبارک احمد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 اشفاق احمد برادر موصی

**مسل نمبر 36967** میں اشفاق احمد ولد مبارک احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن

احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اشفاق احمد ولد مبارک احمد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد برادر موصی

**مسل نمبر 36968** میں کیفہ اختر بنت چوہدری مبارک احمد قوم دریاہ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/70000 روپے۔نقد رقم -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ کیفہ اختر بنت چوہدری مبارک احمد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری مبارک احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ

**مسل نمبر 36969** میں امتہ الرحمٰن زوجہ حمید خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/50000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الرحمٰن زوجہ حمید خان دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 حمید خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ

**مسل نمبر 36970** میں محمد اسلم کبوہ ولد فتح دین قوم کبوہ پیشہ کاروبار عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان رقبہ 2 مرلے واقع نیو سمن آباد (اچھرہ) لاہور مالیتی -/300000 روپے۔پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع کوٹ عبدالمالک مالیتی -/30000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد اسلم کبوہ ولد فتح دین دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد باجوہ ولد غلام حیدر باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ

**مسل نمبر 36971** میں رفیع احمد ناصر ولد غلام احمد طاہر قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رفیع احمد ناصر ولد غلام احمد طاہر دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 غلام احمد طاہر والد موصی گواہ شد نمبر 2 حبیب احمد شاہد ولد قریشی مبارک احمد دارالرحمت شرقی ربوہ

## ضرورت خادم

بیت الذکر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے خواہشمند اپنے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق سے درخواست بنام امیر ضلع سیالکوٹ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب 23۔ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ کے نام پر ارسال کریں۔معاوضہ معقول ادا کیا جائے گا۔سنگل رہائش کا انتظام ہوگا۔

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## نکاح

مکرم عامر حنیف صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ ان کے خالہ زاد بھائی مکرم عرفان ناصر ملک صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب ملک مرحوم آف جہلم کا نکاح ہمراہ مکرمہ سیدہ فاتحہ ناصر بخاری صاحبہ بنت مکرم سید ناصر احمد صاحب بخاری مرحوم آف جہلم بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم نور الٰہی ملک صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے مورخہ 5۔اپریل 2004ء کو پڑھا۔مکرم عرفان ناصر ملک صاحب مکرم ملک محمد احمد ثاقب صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ کے نواسے اور مکرم حکیم محمد عاشق صاحب مرحوم آف لاہور کے پوتے ہیں۔احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم کامران احمد صاحب قائد مجلس کینبرا آسٹریلیا ومکرمہ سعدیہ کامران صاحبہ مقیم کینبرا آسٹریلیا کو مورخہ 9 جولائی 2004ء بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''خاقان احمد'' نام عطا فرمایا ہے نومولود مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ عزیز آباد کراچی کا پوتا اور مکرم مسعود احمد طاہر صاحب طاہر فوٹو گرافرز یادگار روڈ ربوہ کا پہلا نواسہ ہے۔احباب جماعت سے بچے کی صحت وسلامتی، نیک وصالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

## نکاح

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب دفتر انصار اللہ پاکستان ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے برادر نسبتی مکرم مبشر احمد صاحب بزدار (S.D.O) واپڈا سابق زعیم انصار اللہ ڈیرہ غازی خان شہر کے بیٹے مکرم سعد قادر بزدار صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عارفہ منیزہ بیگ صاحبہ بنت مکرم مرزا محسن بیگ صاحب حال جرمنی مبلغ پانچ ہزار یورو حق مہر پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 3 جولائی 2004ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں کیا۔تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور دائمی خوشیوں کا موجب بنائے۔

## ولادت

مکرم سجاد احمد صاحب کارکن دفتر وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں۔خاکسار کے بھائی مکرم ممتاز احمد صاحب ابن مکرم محمد شاکر صاحب ومکرمہ فوزیہ فیض صاحبہ بنت مکرم فیض محمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 12 جولائی 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ''تمثیلہ ممتاز'' عطا فرمایا ہے۔بچی کے نیک اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

## درخواست دعا

مکرم چوہدری طالب حسین صاحب دارالنصر شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔خاکسار کے بھتیجے مکرم عمران احمد صاحب ولد مکرم احسان اللہ صاحب دھرگ میانہ ضلع نارووال بس کی چھت پر سوار تھے۔راستہ میں درخت لگنے سے نیچے گر گئے اور حالت تشویشناک ہے۔جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

## اعلان دارالقضاء

محترم ضیاء الرحمٰن صاحب بابت ترکہ محترم اللہ رکھا صاحب

محترم ضیاء الرحمٰن صاحب مقیم نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مستری اللہ رکھا صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔قطعہ نمبر 15/5 دارالعلوم جنوبی ربوہ برقبہ 9 مرلہ 265 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے یہ رقبہ نصر اللہ خان صاحب، ضیاء الرحمٰن صاحب، حمید اللہ صاحب، صفی اللہ صاحب پسران اللہ رکھا کے نام منتقل کر دیا جائے۔دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترمہ رسول بی بی صاحبہ۔بیوہ
(2) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ۔دختر
(3) محترم نصر اللہ خان صاحب۔پسر
(4) محترمہ رضیہ یعقوب صاحبہ۔دختر
(5) محترم ضیاء الرحمٰن صاحب۔پسر
(6) محترم حمید اللہ صاحب۔پسر
(7) محترمہ نصرت تحسین صاحبہ۔دختر
(8) محترم صفی اللہ صاحب۔پسر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء کو مطلع کریں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

## ہفتہ 17 جولائی 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-30 am | لقاء مع العرب |
| 1-40 am | یسرنا القرآن |
| 2-00 am | خطبہ جمعہ |
| 3-00 am | انٹرویو |
| 3-35 am | آسٹریلیا کی سیر |
| 3-55 am | سوال و جواب |
| 5-00 am | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 am | خطبہ جمعہ |
| 7-00 am | دورہ افریقہ |
| 8-00 am | حکایات شیریں |
| 8-15 am | سوال و جواب |
| 9-30 am | گفتگو |
| 9-50 am | خطبہ جمعہ |
| 11-00 am | تلاوت، خبریں |
| 12-00 pm | لقاء مع العرب |
| 1-00 pm | فرانسیسی سروس |
| 1-50 pm | انڈونیشین سروس |
| 2-50 pm | خطبہ جمعہ |
| 3-55 pm | دورہ افریقہ |
| 4-55 pm | تلاوت، خبریں |
| 5-30 pm | بنگلہ سروس |
| 6-30 pm | انتخاب سخن |
| 8-00 pm | گلشن وقف نو |
| 9-00 pm | مشاعرہ |
| 10-00 pm | گفتگو |
| 10-30 pm | تقریر |
| 11-05 pm | سوال و جواب |

## اتوار 18 جولائی 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-30 am | لقاء مع العرب |
| 1-30 am | گلشن وقف نو |
| 2-30 am | گفتگو |
| 3-00 am | دورہ افریقہ |
| 3-50 am | سوال و جواب |
| 5-00 am | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 am | چلڈرنز کلاس |
| 7-00 am | بچوں کا پروگرام |
| 7-25 am | دورہ افریقہ |
| 8-30 am | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 9-15 am | چلڈرنز کلاس |
| 10-00 am | بچوں کا پروگرام |
| 11-00 am | تلاوت خبریں |
| 12-00 pm | لقاء مع العرب |
| 1-00 pm | فرانسیسی سروس |
| 2-00 pm | انڈونیشین سروس |
| 3-10 pm | خطبہ جمعہ |
| 4-10 pm | دورہ افریقہ |
| 5-00 pm | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 pm | بنگلہ سروس |
| 7-00 pm | پیارے مہدی کی پیاری باتیں |
| 8-00 pm | چلڈرنز کلاس |
| 9-00 pm | خطبہ جمعہ |
| 10-15 pm | ورائٹی پروگرام |
| 11-15 pm | سوال و جواب |

## سوموار 19 جولائی 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-40 am | لقاء مع العرب |
| 1-40 am | چلڈرنز کلاس |
| 2-30 am | چلڈرنز کارنر |
| 3-00 am | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 3-40 am | دورہ افریقہ |
| 5-00 am | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 5-50 am | گلشن وقف نو |
| 6-55 am | دورہ افریقہ |
| 8-00 am | چلڈرنز پروگرام |
| 8-30 am | علمی خطابات |
| 9-00 am | گلشن وقف نو |
| 9-55 am | تربیتی پروگرام |
| 11-00 am | تلاوت، خبریں |
| 11-55 am | چائنیز پروگرام |
| 12-55 pm | اردو تقریر |
| 1-25 pm | فرانسیسی سروس |
| 1-55 pm | انڈونیشین سروس |
| 2-55 pm | دورہ افریقہ |
| 3-55 pm | سوال و جواب |
| 5-00 pm | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-10 pm | زندہ لوگ |
| 6-50 pm | بنگلہ سروس |
| 7-50 pm | فرانسیسی سروس |
| 9-00 pm | علمی خطابات |
| 9-50 pm | کوئز: روحانی خزائن |
| 10-35 pm | سوال و جواب |
| 11-20 pm | تربیتی پروگرام |

## منگل 20 جولائی 2004ء

| | |
|---|---|
| 12-30 am | لقاء مع العرب |
| 1-30 am | چلڈرنز پروگرام |
| 1-50 am | دورہ افریقہ |
| 3-00 am | علمی خطابات |
| 3-50 am | سوال و جواب |
| 5-00 am | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-00 am | وقف نو پروگرام |
| 6-30 am | سوال و جواب |
| 7-30 am | دورہ افریقہ |
| 8-40 am | سیرت النبی ﷺ |
| 9-00 am | لجنہ میگزین |
| 9-55 am | خطبہ جمعہ |
| 11-05 am | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 12-00 pm | لقاء مع العرب |
| 1-05 pm | سندھی سروس |
| 1-45 pm | ملاقات |
| 2-50 pm | انڈونیشین سروس |
| 3-50 pm | دورہ افریقہ |
| 5-00 pm | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 5-55 pm | سولر سسٹم کا تعارف |
| 6-55 pm | بنگلہ سروس |
| 8-00 pm | ملاقات |
| 9-05 pm | بستان وقف نو |
| 10-00 pm | لجنہ میگزین |
| 11-00 pm | سیرت النبی ﷺ |

### ربوہ میں طلوع و غروب 17 جولائی 2004ء

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:35 |
| طلوع آفتاب | 5:12 |
| زوال آفتاب | 12:14 |
| وقت عصر | 5:10 |
| غروب آفتاب | 7:17 |
| وقت عشاء | 8:53 |

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں
گولبازار، ربوہ فون: 04524-213160

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR.MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE,PH:5161204

سی پی ایل نمبر 29

فوری ضرورت
محلہ دارالصدر، دارالرحمت اور دارالعلوم میں پلاٹس کی فوری ضرورت ہے۔ جو ضرورت مند احباب پلاٹس فروخت کرنا چاہتے ہوں رابطہ فرمائیں۔
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
فون دفتر: 214930 گھر: 211930
پروپرائٹر: نعیم الرحمٰن بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511-6330334
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی